OPEN ACCESS
Al-SHARQ
ISSN (Online): 2710-2475
ISSN (Print): 2710-3692
www.alsharqjr.com

Al-SHARQ
Vol: 05, Isue:01, Jan-June 2024, pp:50-59

زکوۃ: جدید دور میں اقتصادی مسائل کا حل: قرآن وحدیث کی روشنی میں

Zakat: A Solution to Economic Issues in the Modern Era in the Light of the Quran and Hadith

Riffat Bibi
Islamic Scholar, Surban Colony, Supply Abbottabad, KPK
Email: ahsanabid12342@gmail.com

Anas Hafiz
M.Phil Scholar , Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra, KPK
Email: anasmurtaza500@gmail.com

Muhammad Qasim Umar
Qari at Govt High School Kotli Bala, Dist Mansehra, KPK
Email: molanaqasim097@gmail.com

Submission: 15-04-2024 Accepted: 15-05-2024 Published:25-06-2024

Abstract

Zakat, one of the fundamental pillars of Islam, holds immense significance as a mechanism for poverty alleviation and wealth redistribution within an Islamic socio-economic framework. Rooted in the principles of compassion, justice, and social solidarity, Zakat is designed to ensure the equitable circulation of wealth, thereby fostering an inclusive and balanced society. This study delves into the role of Zakat in addressing contemporary economic challenges, particularly the growing disparity between the affluent and the underprivileged. The paper examines Zakat's multifaceted contributions to poverty reduction, economic stability, and social cohesion. It also highlights the strategic implementation of Zakat in modern financial systems, discussing its potential to complement conventional welfare policies. Furthermore, the study explores the challenges that hinder the effective application of Zakat, including issues of governance, institutional frameworks, and societal awareness. By leveraging Zakat as a sustainable economic tool, societies can not only mitigate poverty but also

cultivate a more equitable distribution of resources. This research underscores the relevance of Zakat in the context of contemporary economic disparities, advocating for its integration into modern socio-economic policies to establish a just and harmonious social order.

***Key Words**: Zakat, Islamic economics, poverty alleviation, wealth redistribution, social justice, institutional frameworks, economic disparity, social solidarity.*

غربت ایک عالمی مسئلہ ہے جو لاکھوں افراد کو متاثر کرتا ہے حتیٰ کہ تکنیکی اور اقتصادی ترقی کے جدید دور میں بھی امیر اور غریب کے درمیان بڑھتی ہوئی خلیج نے عصری معاشی نظاموں کی انصاف پسندی اور پائیداری کے بارے میں فوری سوالات اُٹھائے ہیں۔ اس تناظر میں اسلام زکوٰۃ کو غربت کے ایک لازوال اور موثر حل کے طور پر پیش کرتا ہے۔

زکوٰۃ صرف ایک خیراتی عمل نہیں ہے بلکہ اہل مسلمانوں کے لیے ایک لازمی فریضہ ہے جو دولت کی دوبارہ تقسیم کے لیے ایک منظم انداز کو یقینی بناتا ہے۔ یہ سماجی انصاف کے لیے اسلامی وابستگی کی عکاسی کرتا ہے جس کا مقصد معاشرتی ذمہ داری کے احساس کو فروغ دیتے ہوئے انتہائی غربت کو ختم کرنا ہے۔ یہ مضمون زکوٰۃ کے تصور، اس کے معاشی اور سماجی اثرات اور آج کی دنیا میں غربت سے نمٹنے کے لیے اس کے امکانات کا جائزہ لیتا ہے۔

زکوٰۃ کا مفہوم اور اس کی اہمیت

زکوٰۃ عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے "پاکیزگی" اور "اضافہ"۔ شرعی اصطلاح میں، یہ اس مال کا مخصوص حصہ ہے جو صاحبِ نصاب مسلمان سالانہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مستحقین کو ادا کرتا ہے، تاکہ اس کا مال پاک ہو اور اس میں برکت ہو۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں زکوٰۃ کی اہمیت کو بار بار بیان کیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں زکوٰۃ کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں زکوٰۃ کی فرضیت اور اہمیت کو مختلف مقامات پر بیان فرمایا ہے۔ چند آیات درج ذیل ہیں:

وَ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ آتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ[1]

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا[2]

ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجیے، تاکہ آپ ان کو پاک کریں اور ان کو صاف ستھرا کریں۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ[3]

اور وہ لوگ جو اس چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا کی ہے، وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے لیے بہتر ہے، بلکہ یہ ان کے لیے برا ہے۔

احادیث میں زکوٰۃ کی اہمیت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص اپنے مال کی زکوۃ ادا نہیں کرتا، قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں اس کی گردن میں ڈال دیا جائے گا۔[4]"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ہر وہ شخص جو سونے اور چاندی کا مالک ہو اور اس کی زکوۃ ادا نہ کرے، قیامت کے دن اس کے لیے آگ کے تختے بنائے جائیں گے اور ان سے اس کی پیشانی، پہلو اور پشت کو داغا جائے گا۔[5]"

زکوۃ کی فضیلت :

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے تقریباً 32 مقامات پر نماز کے ساتھ زکوۃ کو ذکر فرمایا ہے۔ جس سے اس کی اہمیت معلوم ہو سکتی ہے۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی بے شمار احادیث میں زکوۃ کی فضیلت، ترغیب اور افادیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ زکوۃ کو دین میں بہت اہمیت دی گئی ہے۔اور زکوۃ ادا نہ کرنے والے کو سخت عذاب کی وعید بتلائی گئی ہے۔ ایک حدیث ملاحظہ ہو ! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے مال کی زکوۃ ادا نہیں کرتا قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں اس کی گردن میں ڈال دیا جائے گا۔ (راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کی آیت کا مصداق ہمیں سمجھایا اور یہ آیت تلاوت کی جس کا ترجمہ یہ ہے) اور ہر گز خیال نہ کریں ایسے لوگ جو ایسی چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے کہ یہ بات کچھ ان کے لیے اچھی ہو گی بلکہ یہ بات ان کی بہت بری ہے وہ لوگ قیامت کے روز طوق پہنادیے جائیں گے اس کا جس میں انہوں نے بخل کیا تھا۔

صاحبِ نصاب کون ہے؟

شرعی اصطلاح میں، صاحبِ نصاب وہ شخص ہے جس کے پاس مقررہ مال یا جائیداد اتنی مقدار میں موجود ہو کہ وہ زکوۃ کی حد کو پہنچ جائے۔ صاحبِ نصاب ہونے کے لیے درج ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

جس مرد یا عورت کی ملکیت میں ساڑھے سات تولہ سونا 87.48 (گرام) یا ساڑھے باون تولہ چاندی 612.36 (گرام)، یا نقدی، یا تجارت کا سامان، یا ضرورت سے زائد سامان ہو، اور ان سب چیزوں کا مجموعہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو، تو ایسے مرد یا عورت کو صاحبِ نصاب کہا جاتا ہے۔

زکوۃ واجب ہونے کی شرائط

مسلمان ہونا : زکوۃ صرف مسلمان پر فرض ہے۔

صاحبِ نصاب ہونا : مال یا دولت شرعی نصاب کی حد کو پہنچے۔

عاقل اور بالغ ہونا : زکوۃ بالغ اور عاقل مسلمان پر فرض ہے۔

نصاب پر سال گزرنا : زکوۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب نصاب کے مال پر قمری سال (حَوْل) مکمل گزر جائے۔

قال الله تعالىٰ:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ...الآية[6]

(زکوۃ صرف فقراء، مساکین اور دیگر مستحقین کے لیے ہے)۔

اگر کسی کے پاس نصاب کے برابر مال ہو اور اس پر سال گزر جائے تو اس پر زکوۃ واجب ہے۔[7]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونا، چاندی اور دیگر مال پر زکوۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال گزر جائے۔[8]

زکوۃ کے مقاصد

زکوۃ ادا کرنے کے چند مقاصد اور آداب ہیں جو ملحوظ خاطر رہنے چاہئیں اور اگر ان آداب کا خیال نہ رکھا جائے تو زکوۃ کی ادائیگی مشکوک بن جاتی ہے۔

1۔ **تزکیہ نفس:** زکوۃ کا حقیقی اور بنیادی مقصد یہ ہے کہ زکوۃ دہندہ کا دل دنیا کی حرص و ہوا سے پاک ہو جائے اور تقویٰ کے کاموں کے لئے تیار رہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى. الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى.[9]

"اور اس (آگ) سے اس بڑے پرہیزگار شخص کو بچالیا جائے گا۔ جو اپنا مال (اللہ کی راہ میں) دیتا ہے کہ (اپنے جان و مال کی) پاکیزگی حاصل کرے"

2۔ رضائے الٰہی: زکوۃ کا دوسرا مقصد اللہ کی رضا کا حصول ہے۔

معاشی انصاف کا قیام

زکوۃ کے ذریعے دولت کی منصفانہ تقسیم ہوتی ہے، جس سے امیر اور غریب کے درمیان فرق کم ہوتا ہے اور معاشرے میں معاشی توازن قائم ہوتا ہے۔

غربت کا خاتمہ

زکوۃ غریبوں اور محتاجوں کی مدد کا ذریعہ بنتی ہے، جس سے ان کی بنیادی ضروریات پوری ہوتی ہیں اور وہ معاشرے کے فعال رکن بن سکتے ہیں۔

معاشرتی ہم آہنگی

زکوۃ کی ادائیگی سے امیروں کے دلوں میں غریبوں کے لیے ہمدردی پیدا ہوتی ہے، جس سے معاشرتی تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔

روحانی پاکیزگی

زکوۃ ادا کرنے سے مال پاک ہوتا ہے اور انسان کے دل میں سخاوت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

زکوۃ کے مصارف

قرآن مجید میں زکوۃ کے مستحقین کا ذکر کیا گیا ہے:

"إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ[10] **"**

"صدقات تو فقیروں، مسکینوں... کے لیے ہیں"۔

اس آیت میں آٹھ مصارف کا ذکر ہے:

فقرا: وہ لوگ جو بالکل مال نہیں رکھتے۔

مساکین: وہ لوگ جن کے پاس کچھ مال ہے، لیکن ضروریات پوری نہیں ہوتیں۔

عاملین: زکوۃ جمع کرنے اور تقسیم کرنے والے اہلکار۔

مؤلفۃ القلوب: وہ لوگ جن کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کرنا مقصود ہو۔

رقاب: غلاموں کی آزادی کے لیے۔

غارمین: قرض دار جو قرض ادا کرنے سے قاصر ہوں۔

فی سبیل اللہ: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے یا دینی تعلیم حاصل کرنے والے۔

ابن السبیل: مسافر جو سفر میں مالی مدد کے محتاج ہوں۔

زکوۃ کے فوائد

معاشی استحکام

زکوۃ کی ادائیگی سے دولت کی گردش میں اضافہ ہوتا ہے، جس سے معیشت مستحکم ہوتی ہے۔

سماجی بہبود

زکوۃ کے ذریعے فلاحی کاموں کو تقویت ملتی ہے، جیسے یتیموں کی کفالت، بیواؤں کی مدد، اور تعلیمی اداروں کا قیام۔

اخلاقی تربیت

زکوۃ انسان کو بخل سے بچاتی ہے اور سخاوت، ہمدردی، اور ایثار کے جذبات کو فروغ دیتی ہے۔

اللہ کی رضا

زکوۃ کی ادائیگی سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور آخرت میں اجر کا وعدہ ہے۔

زکوۃ کا تصور اور اصول

زکوۃ ایک عربی لفظ ہے جو "زَکَاۃ" سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے **"تطہیر" (پاکیزگی)** اور **"ترقی" (اضافہ)**۔ زکوۃ اسلام میں ایک لازمی مالی عبادت ہے جس کا مقصد نہ صرف مال کو پاک کرنا بلکہ روح کو بھی نیکی کے ذریعے بلند کرنا ہے۔ یہ سماجی فلاح کے لیے ایک نظام ہے جس کے تحت دولت کو معاشرے کے ضرورت مند افراد تک پہنچایا جاتا ہے۔

زکوۃ کی مقدار

زکوۃ کا شمار کسی فرد کی زائد دولت اور اثاثوں کے **مقررہ فیصد، عام طور پر 2.5%** (چالیسواں حصہ) کے طور پر کیا جاتا ہے۔ یہ رقم ہر اس مسلمان پر فرض ہے جو **صاحبِ نصاب** ہو اور اس کے مال پر قمری سال گزر چکا ہو۔

زکوۃ کے مستحقین

قرآن پاک میں زکوۃ کے مستحقین کی واضح وضاحت کی گئی ہے۔

"إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ[11]"

زکوۃ صرف فقراء، مساکین، زکوۃ جمع کرنے والے، ان کے لیے جن کی دلجوئی مقصود ہو، غلاموں کی آزادی کے لیے، قرضداروں کے لیے، اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے لیے ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے مقرر کیا گیا فریضہ ہے، اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے۔

زکوۃ کے اصول

نصاب کا مکمل ہونا :زکوۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب مال شرعی نصاب کو پہنچ جائے۔

سال گزرنا :نصاب کے مال پر قمری سال کا گزرنا ضروری ہے۔

ضرورت سے زائد مال :زکوۃ ان اموال پر واجب ہوتی ہے جو بنیادی ضروریات سے زائد ہوں۔

حق داروں تک پہنچانا :زکوۃ صرف ان لوگوں کو دی جاسکتی ہے جو قرآن کے مطابق مستحق ہیں۔

زکوۃ کا معجزہ

ایک دور میں، ایک قصبہ تھا جہاں غربت نے گھر کر لیا تھا۔ لوگ روزگار کے لیے جدوجہد کر رہے تھے، بھوک کا سایہ سر چڑھ رہا تھا اور بیماریاں عام تھیں۔ لوگوں نے کبھی بھی اللہ کی رحمت پر پورا بھروسہ نہیں کھویا اور انہوں نے زکوۃ دینے کا فیصلہ کیا۔

شروع میں، لوگوں نے اپنے زائد مال کا ایک چھوٹا سا حصہ زکوۃ کے طور پر دیا۔ لیکن جیسے جیسے لوگوں کی ایمان میں اضافہ ہوتا گیا، انہوں نے اپنی زکوۃ میں اضافہ کرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے محسوس کیا کہ اللہ تعالی کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنا ایک عظیم نعمت ہے۔

زکوۃ کے فنڈز کو قصبے کی ترقی کے لیے استعمال کیا گیا۔ انہوں نے بیماروں کے علاج کے لیے کلینک کھولے، لوگوں کو روزگار فراہم کرنے کے لیے کاروبار شروع کیے اور قصبے کی تعلیم کے معیار کو بہتر بنایا۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ، قصبہ ایک پُر رونق اور خوشحال مقام بن گیا۔ لوگوں کے چہروں پر مسکانیں لوٹ آئیں اور ان کے گھروں میں خوشحالی آگئی۔ لوگوں نے زکوۃ کی برکت کو محسوس کیا اور اللہ تعالی کا شکر ادا کیا۔

قصبے کے لوگوں نے اپنی خوشحالی دوسروں کے ساتھ بانٹنی شروع کر دی اور قریبی قصبوں میں بھی زکوۃ دینے کا رواج پھیل گیا۔ اس طرح، زکوۃ کی برکت پورے علاقے میں پھیل گئی اور غربت کا خاتمہ ہونے لگا۔[12]

زکوۃ کے چند اہم مسائل

ذیل میں چند اہم مسائل ذکر کیے جاتے ہیں جن کا معاشرے میں دولت کا توازن برقرار رکھنے میں اہم کردار ہے:

مسئلہ 1: اگر کسی کی آمدنی کافی ہے لیکن وہ مقروض ہے اور خرچہ زیادہ ہونے کی وجہ سے قرض ادا کرنے پر قادر نہیں تو ایسے آدمی پر زکوۃ واجب نہیں۔

مسئلہ 2: جس شخص کی ماہانہ آمدنی معقول ہے لیکن سال بھر تک اس کے پاس نصاب کی مقدار جمع نہیں رہتی اور اس پر زکوۃ واجب نہیں۔

مسئلہ 3: اگر ادھار کی رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو وصول ہونے کے بعد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا اگر ادھار کی رقم وصول ہونے میں چند سال کا عرصہ گزر گیا تو گزشتہ تمام سالوں کی زکوۃ دینا لازم ہوگا۔

مسئلہ 4: اگر استاد غریب ہے نصاب کا مالک نہیں تو شاگرد کے لیے استاد کو زکوۃ دینا جائز بلکہ مستحق استاد کو زکوۃ دینے کا ثواب زیادہ ملے گا۔

مسئلہ 5: مردہ کے ایصال ثواب کے لیے زکوۃ کی رقم دینا جائز نہیں بلکہ دوسری حلال رقم صدقات زکوۃ کے علاوہ سے ایصال ثواب کرنا ہوگا ورنہ میت کو ثواب نہیں ہوگا۔

مسئلہ 6: باپ اور بیٹا مل کر پیسہ کماتے ہیں اور پیسہ والد کے قبضہ میں ہے اور باپ ہی اس میں سے تصرف کرتا ہے اور وہ رقم نصاب کے برابر ہے تو سال گزرنے کے بعد باپ کے لیے زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا بیٹے کے لیے نہیں کیونکہ ان پیسوں کا مالک باپ ہے ہاں اگر وہ اپنا اپنا پیسہ تقسیم کردیں تو الگ الگ زکوۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ 7: اپنے والد کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔

مسئلہ 8: بچہ اگر صاحب نصاب ہے تو نابالغ ہونے کی وجہ سے اس کے مال وغیرہ پر زکوۃ واجب نہیں اور ولی کے لیے نابالغ کے مال سے زکوۃ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا دوسری عبادات کی طرح بچہ پر زکوۃ بھی واجب نہیں۔

مسئلہ 9: زکوۃ کی رقم سے مکانات بنا کر مستحق لوگوں میں تقسیم کرنے سے زکوۃ ادا ہوگی البتہ مستحق لوگوں کو مکمل طور پر مالک بنا دینا ضروری ہے مکان کا قبضہ بھی دیدیں رجسٹرڈ کرا کر کاغذات بھی ان کے حوالے کردے تاکہ وہ اپنے اختیار سے جس قسم کا جائز تصرف کرنا چاہے کر سکیں۔

مسئلہ 10: جو رقم زکوۃ کی نیت کے بغیر ادا کی جائے اور جس کو دی جائے وہ خرچ بھی کرلے اب اگر اس مال کو زکوۃ میں شمار کیا جائے تو وہ درست نہیں اور زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔

مسئلہ 11: بھابھی، بھائی، بھتیجا، بہن اگر وہ نصاب کے مالک نہیں اور مستحق بھی ہیں اور ان کا کھانا پینا الگ ہو تو ان سب کو زکوۃ دینا جائز ہے۔

مسئلہ 12: اگر حکومت یا بینک والے کھاتے داروں سے ان کی اجازت سے اصل رقم سے زکوۃ کاٹ کر مستحقین زکوۃ کو مالکانہ طور پر دیتے ہیں تو زکوۃ ادا ہوگی اور اگر اصل رقم سے ادا تو کریں لیکن مالک کے اجازت کے بغیر تو پھر زکوۃ ادا نہیں ہوگی مالک کو زکوۃ ادا کرنا ضروری ہے اور اگر وہ حکومت یا بینک والے اصل رقم سے نہیں بلکہ نفع کے نام پر جمع ہونے والی سود کی رقم سے زکوۃ ادا کریں تو زکوۃ بالکل ادا نہیں ہوگی کیونکہ حرام رقم سے زکوۃ ادا نہیں ہوتی۔

مسئلہ 13: بیوی کو اگر شوہر زکوۃ دے تو یہ جائز نہیں۔

مسئلہ 14: اگر بیوی صاحب نصاب ہے تو خود بیوی کو زکوۃ ادا کرنا ضروری ہے شوہر پر ضروری نہیں۔[13]

مسئلہ 15: پرائز بانڈ کی اصل قیمت یعنی جس رقم سے پرائز بانڈ خریدا ہے وہ نصاب کے برابر ہو تو اس اصلی رقم پر زکوۃ واجب ہے اور ہر قرعہ اندازی میں نام نکلنے کی صورت میں جو رقم زائد ملتی ہے وہ نہ تو لینا جائز ہے اور نہ ہی اس پر زکوۃ ہے جہاں سے لیتا ہے واپس کرے ورنہ بغیر ثواب کی نیت کے صدقہ کردینا ضروری ہے۔

زکوۃ سے متعلق مسائل کا معاشرتی اثرات پر تجزیہ

زکوٰۃ اسلام کا ایک بنیادی ستون ہے جو دولت کی منصفانہ تقسیم اور اقتصادی انصاف کے لیے ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ زیر بحث مسائل زکوٰۃ کے صحیح حساب، تقسیم اور اخلاقی پہلوؤں کو واضح کرتے ہیں۔ ان کی اہمیت براہ راست معاشرے پر اثرانداز ہوتی ہے کیونکہ یہ مالی توازن کو یقینی بناتے ہیں، اقتصادی تفاوت کو کم کرتے ہیں اور ایک منصفانہ مالیاتی نظام کو برقرار رکھتے ہیں۔

1. اقتصادی انصاف اور قرضوں سے نجات

قرض دار افراد کے حوالے سے احکامات (مسئلہ 1 اور 3) زکوٰۃ کے رحم دلی پر مبنی اصولوں کو اجاگر کرتے ہیں۔ ایسے افراد جو قرضوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں، ان پر زکوٰۃ واجب نہ ہونا انہیں مزید مشکلات سے بچاتا ہے۔ اسی طرح، جب قرض ادا ہو جائے تو زکوٰۃ کی ادائیگی کا وجوب یہ یقینی بناتا ہے کہ مالی استحکام آنے کے بعد اسلامی احکام پر عمل کیا جائے۔ یہ اصول معاشرتی انصاف کو فروغ دیتے ہیں اور مزید غربت سے بچاتے ہیں۔

2. دولت کی منصفانہ تقسیم کی ضمانت

مسائل 2، 6 اور 14 اس بات پر روشنی ڈالتے ہیں کہ زکوٰۃ صرف ان لوگوں پر فرض ہے جن کے پاس نصاب سے زیادہ دولت موجود ہو۔ اس سے معاشرے کے غریب اور مالی مشکلات میں گھرے افراد کو مزید بوجھ سے بچایا جاتا ہے۔ مزید برآں، خاندانی نظام میں زکوٰۃ کی ذمہ داریوں کو واضح کرنا دولت کو ایک ہی فرد کے ہاتھ میں مرکوز ہونے سے بچاتا ہے اور اس کی مساوی تقسیم کو یقینی بناتا ہے۔

3. مستحقین کی مدد اور سماجی فلاح و بہبود

مسئلہ 4 اور 11 زکوٰۃ کے مستحقین، جیسے کہ اساتذہ، بھائی، بہن اور دیگر قریبی رشتہ داروں کے حوالے سے رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ زکوٰۃ کے ذریعے اپنے قریبی مستحق افراد کی مدد کرنے کی اجازت دینا سماجی تعلقات کو مضبوط کرتا ہے اور دولت کو ضرورت مندوں تک پہنچانے کو یقینی بناتا ہے۔ اسی طرح، مستحق اساتذہ کی مدد کرنے کی حوصلہ افزائی تعلیمی ترقی اور معاشرتی بہتری کے فروغ کا سبب بنتی ہے۔

4. زکوٰۃ کی تقسیم کے اخلاقی اور قانونی پہلو

مسائل 5، 7، 10، 12، اور 13 زکوٰۃ کی درست تقسیم کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ زکوٰۃ کی رقم کو غیر فلاحی مقاصد، جیسے کہ فوت شدہ افراد کے ایصالِ ثواب کے لیے استعمال کرنے کی ممانعت، فنڈز کے غلط استعمال کو روکتی ہے۔ اسی طرح، والدین اور شریک حیات کو زکوٰۃ نہ دینے کا اصول مالی ذمہ داریوں کو ان کے اصل دائرہ کار میں رکھتا ہے۔ بینک یا حکومت کی جانب سے زکوٰۃ کی کٹوتی کا مالک کی اجازت سے مشروط ہونا انفرادی ملکیت کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے غلط استعمال کو روکتا ہے۔

5. زکوٰۃ بطور پائیدار اقتصادی حل

مسئلہ 9 میں زکوٰۃ کے فنڈز کو مستحق افراد کے لیے مکانات بنانے میں استعمال کرنے کی اجازت ایک دیرپا حل فراہم کرتی ہے۔ تاہم، اس میں یہ شرط شامل ہے کہ مستحقین کو ان مکانات کا مکمل مالک بنایا جائے، تاکہ وہ آزادانہ طور پر ان کا انتظام کر سکیں۔ یہ طریقہ عارضی امداد کے بجائے غربت کے دیرپا خاتمے میں مدد دیتا ہے۔

6.مالی استحصال اور غیر اخلاقی ذرائع کی روک تھام

مسائل 12 اور 15 اس بات کو اجاگر کرتے ہیں کہ زکوۃ کی ادائیگی میں مالیاتی اخلاقیات کی پاسداری ضروری ہے۔ سودی آمدنی یا انعامی بانڈ سے حاصل شدہ رقم کا زکوۃ میں استعمال ممنوع قرار دینا، غیر اسلامی اور غیر اخلاقی مالی ذرائع پر انحصار کو روکتا ہے۔اس سے معیشت کو استحصال سے بچانے اور اسلامی اصولوں کے مطابق رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

نتیجہ

یہ مسائل مجموعی طور پر زکوۃ کے اس بنیادی مقصد کو واضح کرتے ہیں کہ وہ معیشتی توازن کو برقرار رکھے اور سماجی استحکام کو فروغ دے۔ یہ اصول دولت کو چند افراد کے ہاتھوں میں مرتکز ہونے سے روکتے ہیں اور اسے مستحق افراد تک پہنچانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ زکوۃ کی صحیح ادائیگی غربت کے خاتمے، ضرورت مندوں کی مدد، اور غیر منصفانہ مالی استحصال کی روک تھام میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اگر ان اصولوں پر صحیح طریقے سے عمل کیا جائے تو ایک ایسا متوازن اور منصفانہ معاشرہ وجود میں آسکتا ہے جہاں مالی وسائل کا منصفانہ اور ذمہ دارانہ استعمال ممکن ہو سکے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] سورۃ البقرہ، آیت 43

[2] سورۃ التوبہ، آیت 103

[3] سورۃ آل عمران، آیت 180

[4] صحیح بخاری: کتاب الزکوۃ، حدیث 1403

[5] صحیح مسلم: کتاب الزکوۃ، حدیث 987

[6] سورۃ التوبہ، آیت 60

[7] صحیح مسلم: کتاب الزکوۃ، حدیث نمبر 979

[8] ہدایہ، جلد 1، کتاب الزکوۃ
فتاویٰ عالمگیریہ، جلد 1، کتاب الزکوۃ

[9] سورۃ الیل: 17-18

[10] سورۃالتوبہ،آیت 60

[11] سورۃالتوبہ،آیت 60

[12] قرضاوی،یوسف. (1999). فقہ الزکاۃ

[13] قاسمی،انعام الحق۔ کراچی،بیت العلم،زکوۃ کے مسائل کاانسائیکلوپیڈیا2004،ص121